سوال نمبر ۲:

اخروی زندگی کے بارے میں قرآنی استدلال کیا ہے؟ اسکے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب

۱) تعارف:

ہر انسان جو کہ اس کرہ ارض پر آیا ہے۔ اسے ایک نہ ایک دن اس دنیا سے ایک ایسے جہان جانا ہے۔ جہاں پر وہ اپنے اس دنیا میں کیئے گئے اعمال کا بدلہ پائے گا اور برے کا پتا بدلے والے دن ہی چلتا ہے اور اس دن کو یوم آخرت کہا جاتا ہے۔ وہ زندگی انسان کی اخروی زندگی ہے۔ جہاں کی زندگی دائمی ہوگی۔ اس لئے اخروی زندگی کو خداوند باری تعالیٰ نے انسانی ایمان کا بھی لازمی جز قرار دیا ہے۔ کیونکہ آخرت کی زندگی پر ایمان سے نہ صرف انسان کی دنیاوی زندگی سنورتی ہے بلکہ انسان ایمان کی راہ پر چل کر نیک اعمال کر کے اخروی زندگی بھی سنوار لیتا ہے۔ لہذا یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اخروی زندگی پر ایمان اور خوف خدا انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر گہرا اثر کرتے ہیں۔ جس سے انسان صراط مستقیم پر گامزن رہتا ہے

ب) اخروی زندگی کے بارے میں استدلال قرآن:

بدلہ پانا / جزا پانا انسانی فطرت کا حصہ ہے۔ اور ہر انسان اپنے اعمال کا صلہ پانا چاہتا ہے۔ جسکے لیے ضروری ہے کہ انسان آخرت کے دن پر ایمان رکھے کیونکہ وہ زندگی دائمی ہے۔ اس بارے میں قرآن کے دلائل ملاحظہ کریں

موت کے بعد زمین کو زندگی بخشنے کے حوالے سے دلیل

جو لوگ خدا کی ذات اور آخرت کو بھلا دیتے ہیں۔ ان کے لیے قرآن کے روشن دلائل موجود ہیں

تاکہ وہ جان لیں کہ آخرت برحق ہے

"زندہ کرتا ہے (پانی کے ذریعے) زمین کو اس کے مرنے کے بعد (البقرہ: 164)

انسانی اعمال کے حوالے سے آخرت کی زندگی کی دلیل:

قرآن بہت سے مقامات پر اخروی زندگی کی مسلم حقیقت کو مختلف زاویوں سے بیان کرتا ہے

"یہ وہ دن ہوگا جب تم اللہ کے سامنے پیش کیے جاؤ گے اور تمہارا کوئی راز پوشیدہ نہیں رہے گا (69:18)

دائمی زندگی / اخروی زندگی کے بارے میں قرآن کا انداز بیان

یہ دنیا عارضی ہے اور انسان کو ایک ایسی زندگی کی طرف جانا ہے جو رب تعالیٰ کی طرف سے اور وہی ہمیشہ کی زندگی ہے۔ اس لئے بہت بار انسان اس بات کا اقرار اس دنیا میں بھی کرتا ہے

"بے شک ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہمیں اُسکی ہی طرف پلٹ کر جانا ہے" (2:156)

Q2. اخروی زندگی پر ایمان کے انسانی انفرادی زندگی پر اثرات:

1. موت کے ڈر کا ختم ہونا:

اخروی زندگی پر ایمان انسان کے اندر سے موت کا ڈر ختم کرتا ہے کیونکہ انسان تسلیم کرتا ہے کہ وہ یہ دنیا چھوڑ کر جائے گا اور اسے اسکے اعمال کا بہتر صلہ دیا جائے گا۔ اس لیے وہ بے خوف ہوتا ہے۔ اور اقرار کرتا ہے کہ خدایا تو ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائی عطا کر۔

"اے ہمارے رب ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا کر اور ہمیں عذاب قبر سے بچا" (2:201)

- **تخلیق انسانی کی پہچان:**

اخروی زندگی پر ایمان لانے سے انسان اپنی تخلیق کے راز کو پہچان لیتا ہے اور اپنی زندگی کو بے کار نہیں ہونے دیتا کیونکہ وہ ہر مومن جان لیتا ہے کہ یہ زندگی خدا کی دین ہے اور اسکا مقصد اسکی عبادت ہے۔

"اور میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لیے ہی پیدا کیا ہے" (51:56)

- بحیثیت انسان ذمہ داری کا احساس

آخرت کی زندگی ایمان انسان کو بھٹکنے سے بچاتا ہے۔ کیونکہ وہ جان لیتا ہے کہ دنیا میں جو بھی عمل کرے گا اسکا ویسا ہی صلہ پائے گا۔ اس لئے انسان کو احساس دیتا ہے کہ وہ خدا کا حکم بجالائے۔

"اور جان رکھو کہ تمہیں اُسکے پاس حاضر ہونا ہے" (2:223)

- حقوق العباد کی ادائیگی کا احساس ہونا

جب انسان اللہ پر ایمان رکھتا ہے تو اُسکے بعد وہ آخرت پر بھی ایمان لاتا ہے۔ یہ ایمان انسان کی زندگی میں ایک توازن لاتا ہے کیونکہ انسان کو اس حقیقت کا ادراک ہو جاتا ہے کہ اگر انسان حقوق العباد میں کوتاہی کرے گا تو اُس سے اس بارے میں سوال کیا جائے گا۔ جیسے کہ حضرت محمدؐ نے فرمایا:

"تم میں سے ہر کوئی راعی ہے، اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا"۔

- انسانی اخلاق میں بہتری کا اور تزکیہ نفس:

اخروی زندگی پر ایمان لانے سے انسان

معرفت کے مراحل سے دو شناس ہوتا ہے اور اسی وجہ سے وہ اسکی ذات نشوونما کرتی ہے اور نفس پاکیزہ ہوتا چلا جاتا ہے اور انسان کے اخلاق میں بھی اعلیٰ اقدار کا اضافہ ہوتا ہے۔ جیسے کہ بہادری، صبر و تحمل، شکر گزاری اور بہت کچھ۔

۶) **اخروی زندگی پر ایمان اور انسان کی اجتماعی زندگی پر اسکے اثرات:**

عدل و انصاف کے جذبے کا حصول:

اجتماعی زندگی میں انسان بہت سے مراحل سے گزرتا ہے۔ جہاں اسے انا پرستی سے ہٹ کر عدل و انصاف کا دامن تھام کے چلنا ہوتا ہے۔ اور یہ جذبہ انسان میں اخروی زندگی کی معرفت سے آتا ہے جو کہ انسان کو ظلم و جبر سے دور رکھتا ہے۔

• **عفو و درگزر / معاف کرنے کا حوصلہ**

جہاں اخروی زندگی پر ایمان انسان کی انفرادی زندگی کو سدھارتا ہے وہی انسان کی معاشرتی زندگی کو بھی سنوارتا ہے۔ ہر انسان چاہتا ہے کہ اسکی خطا کو معاف کیا جائے اور وہ اللہ سے معافی طلب کرتا ہے۔ اسی لئے یہ احساس انسان کو آمادہ کرتا ہے کہ وہ دوسروں کے لئے نرم مزاج ہو جائے۔

انسانی بھائی چارے کا احساس:

آخرت پر ایمان انسان کو سکھاتا ہے کہ ظلم، جبر، حسد اور سختی سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اس سے انسانی زندگی اور آخرت کی زندگی دونوں تباہ ہو جاتے ہیں۔ اسلئے انسان آخرت کی بقاء کو سوچتے ہوئے انسانی بھائی چارے کو اپناتا ہے اور نہ صرف اپنے لئے بھلائی کرتا ہے۔ بلکہ دوسروں کی راحت کا باعث بھی بنتا ہے۔

• **مثالی معاشرے کی تشکیل کا جذبہ:**

مومن جب جان لیتا ہے کہ انسان کا اصل

گھر آخرت کا گھر ہے اور وہاں اُسے وہی ملے گا جو وہ دنیا میں کرے گا تو وہ نہ صرف اپنے بلکہ تمام مسلمانوں کی بھلائی سوچتا ہے اور اسی احساس سے ہی ایک معاشرہ مثالی بنتا ہے۔

خلاصہ بحث:

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ انسان کو ستر ماؤں سے بڑھ کر پیار کرتا ہے اور مہربان ہے۔ اسی لئے اس نے انسان کو دنیا میں مہلت دی ہے کہ وہ اسکے حکم کو بجا لائے تاکہ آخرت میں بھی اسکی رحمت کا حق دار قرار پائے۔ اسی لئے جب انسان آخرت پر ایمان لاتا ہے اور اُسے جزا و سزا کا یقین ہوتا ہے تو وہ خدا کے آگے سر جھکا لیتا ہے اور اپنی زندگی کے ہر پہلو چاہے وہ انفرادی ہو یا معاشرتی اُسے بہتر سے بہترین بنانے کی سعی کرتا ہے تاکہ دنیا و آخرت میں اللہ کی خوشنودی حاصل کر سکے۔